کفر و کافر

اس مضمون میں ہمکو اس کفر سے بحث نہیں جو مذہب اسلام کے مخالف مذاہب پر اطلاق کیا جاتا ہے بلکہ اس کفر سے بحث ہے جسکا اہل اسلام کا اپنے ہی گھر میں چرچ ہے ایک مسلمان دوسرے کو بعض افعال یا اقوال یا اعتقادات کے سبب جنکو اپنے خیال میں کفر سمجھتا ہے کفر کا خطاب دیتا ہے

لفظ کفر (جیسا کہ بیضاوی و قاموس وغیرہ میں ہے) اصل لغت عرب میں کاف کی زبر سے ہے اور اسکے لغوی معنے ستر اور ڈھانکنے کے ہیں۔ اسی معنے کر زمیندار کو جو زمین میں تخم زراعت کو چھپاتا ہے کافر کہا جاتا ہے اور رات کو جو ہر چیز کو اپنی تاریکی میں ڈھانک لیتی ہے نیز کافر کہا جاتا ہے۔ ایسا ہی پھل کے خوشہ یا غلاف کو کافور اور دریا اور بڑی نہر اور بڑے جنگل اور سیاہ بادل کو کافر کہا جاتا ہے۔ انمیں بھی سبھی چیزیں ڈھکی ہوئی ہوتی ہیں۔

> والکفر لغة ستر النعمة واصله الکفر بالفتح وهو الستر ومنه قیل للزراع واللیل کافر ولکمام الثمرة کافور۔ (بیضاوی)
>
> کفر علیه یکفر غطاه والشیء ستره والکافر اللیل والبحر والوادی العظیم والنهر الکبیر والسحاب المظلم والزراع۔ (قاموس)

اسی معنے کی مناسبت سے لغت میں کفر بمعنے انکار بھی مستعمل ہے منکر نعمت کو کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی ہر چیز (اچھی ہو خواہ بری) کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے۔

> کفر نعمة الله جحدها۔ کافر جاحد لانعم الله۔ (قاموس)

اسی محاورہ سے کفار عرب نے دین سے انکار کو کفر سے تعبیر کیا ہے اور اسکو خوشی و فخر سے اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ انکا انبیا کو یہ کہنا کہ جو تم لیکر آئے ہو ہم اس سے کافر ہیں (سورہ ابراہیم و حم سجدہ میں منقول ہے

> قالوا انا کفرنا بما ارسلتم به۔ ابراهیم ۲۶
>
> فانا بما ارسلتم به کافرون۔ حم السجدة ۲۶

اسی محاورہ سے انبیاء اور مومنوں نے باطل الہوں اور جھوٹے معبودوں سے انکار کرنیکو کفر کہا اور اسکو بخوشی اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ ابراہیم اور انکے اتباع نے اپنے وقت کے کافروں سے کہا

> اذ قالوا لقومهم انا براء منکم ومما تعبدون من دون الله کفرنا بکم۔ (الممتحنة ۱۰)

کہ ہم تمہارے معبودوں سے بیزار و کافر (یعنی منکر) ہیں۔

اور خود خدا جل و علی نے اپنے مومن بندوں کو باطل معبودوں سے کفر کرنیکا حکم دیا چنانچہ فرمایا ہے

ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ البقرہ ۲۵۶	جسنے طاغوت سے کفر کیا اور خدا پر ایمان لایا اس نے مضبوط رسی کو ہاتھ مارا

اور اصطلاح شرع میں کفر دین اسلام سے انکار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو جو آن سے بطور تواتر و یقین ثابت ہو نہ ماننے کا نام ہے جسکا لازمہ و حکم دائرہ اسلام سے خروج اور عذاب جہنم میں خلود ہے۔ اس معنی اصطلاحی پر نقل و دلیل اور ان باتوں کی (جنکے انکار سے یقینا آنحضرت کی تکذیب لازم آتی ہے) تمثیل و تفصیل اشاعۃ السنہ جلد ۳ میں بضمن مضمون (التفرقہ بین الاسلام والزندقۃ) بخوبی ہو چکی ہے جسکو ملاحظہ سے تکذیب و تکفیر کا عمدہ قانون معلوم ہو سکتا ہے اس مقام میں صرف اس قدر بیان مقصود ہے کہ شرع اور اہل شرع میں ہر جگہ کفر کا اطلاق اسی معنے اصطلاحی سے ہوا ہے یا کہیں اس سے اور معنی بھی مراد ہیں۔

قرآن و حدیث میں غور و تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواضع میں تو لفظ کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوا ہے مگر بعض مواضع میں اس لفظ کفر سے یہ معنی اصطلاحی مراد نہیں ہیں بلکہ اس کفر کے معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی جسمیں یہ کفران نعمت پایا جاتا ہے مراد ہیں۔

ہر چند کلام و خطاب شارع میں معنی اصطلاحی معنی لغوی سے مقدم ہیں اور وہی لفظ شارع کے حقیقی معنے ہیں مگر جس محل میں معنی اصطلاحی کے مراد ہونے سے خود کلام شارع مانع ہو وہاں لغوی معنی مقدم ہیں اور وہی کلام شارع کے حقیقی معنی ہیں۔

جو لوگ ان باتوں کو نہیں جانتے وہ شارع کے بعض افعال و اقوال کو کفر کہنے سے ان افعال و اقوال کو حقیقی و اصطلاحی کفر پر محمول کرتے ہیں۔ اور ان کے مرتکبین کو خواہ وہ مسلمان

مصدق اسلام ہون کافر کہدیتے ہین بلکہ بقیاس اُن افعال و اقوال کے اُن کے نظائر
و امثال کو اپنے اجتہاد سے کفر قرار دیکر اُن کے مرتکبین کو بھی دائرہ اسلام سے خارج
سمجھتے ہین - اِس مضمون سے ان ہی لوگون کی ہدایت و نصیحت اور اہل اسلام کی تکفیر
سے ممانعت مدنظر ہے ؎

پس واضح ہو کہ جن افعال و اقوال پر شارع نے لفظ کفر اطلاق کیا ہے یا اسکا ہم معنی کوئی
اور لفظ (جیسے نہ ایمان یا نہ دین) استعمال فرمایا ہے یا ان پر حکم کفر (عدم دخول جنت)
لگا دیا ہے مع ذلک اس سے معنے اصطلاحی کفر کا ارادہ نہین کیا گیا ہین - از انجملہ قتل

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم
سباب المسلم فسوق و قتاله کفر - (صحیح بخاری)
عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من حمل علینا السلاح فلیس منا (مسلم)

مسلمان ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے
کہ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے
ایسا ہی دوسری حدیث مین ارشاد کیا کہ جو ہم مسلمانون
پر ہتھیار اُٹھاوے وہ ہم مین سے نہین -

پہلی حدیث مین کفر سے کفران نعمت خداوندی اور کفر عملی مراد ہے اور دوسری حدیث مین
مسلمانون پر ہتیار اٹھانے والے کے مسلمان نہونیسے یہہ مراد ہے کہ اسکا عمل اسلام کا فعل
نہین اور دونون حدیثون مین یہہ مراد نہین کہ مومن کا قاتل دین اسلام سے خارج ہے ؎
اسپر دلیل قرآن کی آیت وہ ہے جسمین قاتل مومن کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا ہے

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا
بینهما - (حجرات ع ۱)

کہ اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپس مین لڑین تو انکی صلح
کرا دو - اِس آیت مین لڑنے والون کو مومن کہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون سے لڑنیوالا اسلام سے خارج نہین ہوتا - اگرچہ اسکا یہہ فعل
کافرون کا فعل ہے - صحیح بخاری مین اسی مضمون کا ایک باب ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ گناہ

باب المعاصی من امر الجاهلیة ولا یکفر صاحبها
بارتکابها الا بالشرک لقول النبی صلعم

کفر کے کام ہین مگر انکا مرتکب بجز شرک کے کافر نہین
ہوتا کیونکہ آنحضرت نے ابوذر صحابی جلیل الشان کو ...

انک امرؤ فیک جاهلیة وقوله تعالی ان
الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء - وان طائفتان من المؤمنین
اقتتلوا فاصلحوا بینهما فسماهم المؤمنین۔

کے حقمین ایک گالی دینے کے سبب) فرمایا ہے
تو ایسا آدمی ہے جسمین کفر کی خصلت باقی ہے اور
خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ خدا شرک تو نہ بخشیگا پر
جو اس سے چھوٹے گناہ ہین جسے چاہیگا بخشیگا

اور خدا نے فرمایا ہے اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپسمین لڑین تو انمین صلح کرا دو - اسمین باہم لڑنے والون کو مومن کہا —

ازانجملہ عورتون کی ناشکری ہے جسکو آنحضرت نے کفر فرمایا ہے جب اسکے معنی کا

باب کفران العشیر وکفر دون کفر عن ابن عباس
قال قال النبی صلعم اریت النار فاذا اکثر اهلها
النساء یکفرن قیل ایکفرن بالله قال یکفرن
العشیر ویکفرن الاحسان - بخاری

استفسار ہوا تو آپنے خود ہی اسکو خاوند کی
ناشکری سے تفسیر کیا - صحیح بخاری مین ایک
باب اسی عنوان کا ہے کہ بعض کفر ایسا بھی ہوتا ہے
جو (ذنب کفر اصطلاحی ہی) کمتر ہے - اسمین ناشکری

خاوند کو داخل کیا اور اسکے ثبوت مین اسی حدیث کو ذکر فرمایا - **وازانجملہ** نسب و رشتہ مین خلاف

عن ابی ذر انه سمع رسول الله صلعم یقول لیس من
رجل ادعی الی غیر ابیه وهو یعلمه الا کفر - مسلم

بیانی کرنا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے صاف فرمایا ہے
کہ جو اپنے باپ کو چھوڑکر کسی اور کیطرف منسوب ہو وہ کافر ہے

وازانجملہ کسی کی نسب مین طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم اثنتان فی الناس
هما بهم کفر الطعن فی النسب والنیاحة علی المیت مسلم
عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلعم لیس منا من
ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی
اهل الجاهلیة - مسلم

کہ لوگون مین دو کفر کے کام ہین کسیکی نسب پر طعن
کرنا اور میت پر چلا کر رونا - ایک حدیث مین آیا ہے
کہ جو مصیبت کے وقت مونہہ پیٹے اور گریبان
چاک کرے اور کفر کیسے بین کرے وہ ہممین
سے نہین ہے -

وازانجملہ غلام کا اپنے میان سے بھاگ جانا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے

عن الشعبي عن جرير انه سمعه يقول ايما عبد ابق من مواليه فقد كفر حتى يرجع اليهم - مسلم

فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے میان سے بھاگ جاوے وہ کافر ہے جبتک اُسکے پاس نہ آوے -

از انجملہ جھوٹ بولنا گالی دینا - عہد کو توڑنا - وعدہ خلافی کرنا جنکو آنحضرت نے خصائل نفاق سے جو کفر کا مرادف ہے قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلعم اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر - مسلم

ہے چار چیزیں ہیں جنمیں وہ ہوں پورا منافق ہے جسمیں ایک اُنمیں سے ہو اُسمیں ایک خصلت نفاق ہے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے عذر کرے جب وعدہ دے اسکا خلاف کرے جب جھگڑے گالی بکنے لگے - ایک حدیث میں یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت نے کم خطبہ فرمایا ہوگا جسمیں یہہ نہ کہا ہو کہ جسکی امانت نہیں اُسکا ایمان نہیں اور جسکا وعدہ نہیں اسکا دین نہیں

عن انس قال قلما خطبنا النبي صلعم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له - شعب

عن ابي هريرة ان النبي صلعم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن والتوبة معروضة بعد -

واز انجملہ زنا چوری - شرب خمر ہے جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ زانی زنا کے وقت اور چور چوری کے وقت اور شراب خوار شراب نوشی کیوقت مومن نہیں ہوتا اور یہ کہنا ایسا ہی جیسا کہ یہہ کہنا کہ وہ کافر ہیں -

واز انجملہ تکبر ہے جسکو آنحضرت نے شرک و کفر کے برابر ٹھہرایا اور اُسکی نسبت فرمایا کہ

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلعم قال لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر - عن حذيفة قال سمعت رسول الله صلعم يقول لا يدخل الجنة نمام - مسلم

جسکے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ بہشت میں نہ جاویگا - ایسا ہی آپنے چغلی کہانے - مسلمانوں کو فریب دینے - قطع رحم کرنے ہمسایوں کو تکلیف دینے کسب کا حق دبا لینے سے بہشت سے ...

وعن ان سمعت رسول الله یقول لا یدخل الجنة قتات مسلم

عن جبیر بن مطعم انه سمع النبی صلعم یقول لا یدخل الجنة قاطع - بخاری

عن ابی شریح ان النبی صلعم قال والله لا یؤمن والله لا یؤمن والله لا یؤمن قیل من یا رسول الله قال الذی لا یأمن جاره بوائقه - (بخاری)

عن ابی امامة ان رسول الله قال من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه الجنة فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا قال وان کان قضیبا من اراک - مسلم

عن ابی هریرة ان رسول الله قال من حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا

ایک حدیث میں ہے چغل خور بہشت میں داخل نہو گا -

ایک حدیث میں ہے سخن چین بہشت میں نجاویگا -

ایک حدیث میں ہے قاطع رحم بہشت میں داخل نہ ہو گا - ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے تین بار قسم کہا کر فرمایا کہ جو شخص ہمسایوں کو امن نہ دیگا وہ بہشت میں داخل نہو گا ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی مسلمان کا حق قسم کہا کر دبا لیگا اسکے لیٔے دوزخ واجب ہو چکی اور بہشت حرام ہوئی اگرچہ ڈہاک کی چھڑی ہو اور ایک حدیث میں ہے کہ جو ہم مسلمانوں کو دہوکا دے وہ مسلمان نہیں ہے -

اتنی قسم کے اور کئی افعال واقوال ہیں جنکو آنحضرت نے صاف کفر ٹہرایا ہے یا کفر کا ہم معنی لفظ اطلاق فرمایا ہے سیا انپر حکم کفر دوزخ میں رہنا اور بہشت میں نہ جانا لگا دیا ہے - ان احادیث میں بہی لفظ کفر سے کفر شرعی واصطلاحی کے مراد نہیں ہیں اور نہ ان کے مرتکبین پر حکم کفر شرعی (اسلام سے خروج اور عذاب جہنم میں خلود) کا لگانا مقصود ہے بلکہ کفر سے وہی معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی مراد ہے اور اسکے سزا میں جو بہشت میں داخل نہ ہونے اور دوزخ میں جانیکا ذکر ہوا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ اولی دخول بہشت نہوگا ان گناہوں کی سزا بھگت کے دخول بہشت نصیب ہوگا - نہ یہ معنی نہیں ہیں کہ ان افعال کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور کبہی بہشت میں نجاویگا ❊

اسپر دلائل متعددہ آیات و احادیث ہیں - آیات قرآن مجید میں بہت ایسی ہیں جنمیں کفر و شرک کے سوائے سب معاصی کے عفو کا جواز نکلتا ہے -

ازانجملہ ایک آیت میں ارشاد ہے - اے بندے میرے بندون کو جنہوں نے اپنی نفسون پر

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم - زمر ع ۵ -	زیادتی کی ہے کہدے کہ خدا کی رحمت ی ناامید نہون وہ سبھی گناہون کو بخش دیگا - +

اِس معافی سے شرک کا مستثنیٰ ہونا اِس آیت میں پایا جاتا ہے جسکا ذکر صفحہ ۲۹۸ میں صحیح بخاری کی عبارت میں گذرا - اور کفر کا مستثنیٰ ہونا بہت آیات میں پایا جاتا ہے جن میں کافرون کے لئے خلود نار کا ذکر ہے -

اور احادیث جن سے کفر و شرک کے سوا اور گناہون کے ارتکاب سے کافر نہونا اور ان کے عوض و سزا میں ہمیشہ دوزخ میں نرہنا ثابت ہوتا ہے بیشمار ہین ازانجملہ چند احادیث بطور مشت نمونہ خروار نقل کیجاتی ہین -

اول حدیث جبریل جسمین انہون نے آنحضرت سے ایمان کا سوال کیا اور آپ نے

عن عمر بن الخطاب فی قصۃ جبرئیل ع فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت بخاری مسلم	اُس کے جواب مین صرف یقین کرنے اور مان لینے خدا اور رسول و ملایکہ و روز قیامت و تقدیر خیر و شر کو ذکر فرمایا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ایمان مین عمل داخل

نہین - ہوتا تو ایسے محل بیان مین اسکا ذکر فرو گذاشت نہوتا -

دوم حدیث عبادہ بن صامت کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو گواہی دیتا ہے کہ

+ تفسیر فتح البیان مین اس آیت کی تفسیر ہماری مدعا کے مفید عمدہ طرز و استدلال سے مرقوم ہے ناظرین اہل علم اس تفسیر کا مطالعہ کرین -

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلعم من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه وان الجنة حق وان النار حق ادخله الله الجنة على ما كان من عمل - مسلم

خدا وحدہ لاشریک ہی اور محمد صلعم اور عیسی اللہ کے رسول اور اسکے بندے ہین اور بہشت و دوزخ برحق ہے خدا اسکو بہشت مین داخل کردیگا خواہ اسکے عمل کیسے ہی ہون (یعنی تہوڑے ہون یا بہت اچھے ہون یا برے - اچھے ہوئے تو پہلے ہی سے بہشت مین داخل کریگا برے ہوے تو انکی سزا بھگتکر یا معافی دیکر)

سوم حدیث ابوذر کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر مرا

عن ابي ذر قال قال رسول الله ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق ثلاثا - مسلم

وہ بہشت مین داخل ہو رہیگا - مینے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ اُس نے زنا یا چوری کی ہو آپنے فرمایا اگرچہ زنا یا چوری کی ہو ابوذر نے تین بار یہہ سوال کیا اور آنحضرت نے یہی جوابدیا -

چہارم حدیث معاذ کہ آنحضرت نے معاذ کو بلایا اور فرمایا جس نے دل سے شہادت

عن انس بن مالك ان النبي صلعم ومعاذ بن جبل رديفه على الرحل فقال يا معاذ ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا اخبر بها الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما - مسلم

دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد صلعم خدا کا رسول ہے - اسپر خدا نے آگ کو حرام کیا (یعنی اپنی ہمیشہ رہنا) معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا مین لوگونکو یہہ خوشخبری نہ سناؤن آپنے فرمایا تب وہ سنکر اسپر بہروسہ کرلینگے اور عمل چھوڑ دینگے (یعنی غلطی سے اسکے معنی یہہ سمجھ لینگے کہ کلمہ پڑھنے سے آگ مین جانا مطلق نہین ہے) پہر معاذ نے بوقت موت بخوف گناہ کتمان اس حدیث کو لوگون کے پاس بیان کیا -

پنجم حدیث عباس بن عبد المطلب کو آنحضرت نے فرمایا جو خدا کو اپنا رب اور محمد صلعم

عن عباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ یقول ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا

کو رسول اور اسلام کو دین ماننے مین راضی ہوا اس نے ایمان کا مزہ چکھہ لیا۔

ششم حدیث انس کہ آنحضرت نے فرمایا آگ سے وہ شخص (بھی) نکالا جاویگا جس نے

عن انس ان النبی صلعم قال یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن برۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرۃ من خیر وفی روایۃ من ایمان مکان خیر

لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین جو کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین گیہون کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔

ہفتم حدیث ابو سعید خدری جسمین فرشتون و مومنون و انبیاء کی شفاعت کا ذکر

عن ابی سعید الخدری فی حدیث طویل شفعت الملئکۃ وشفع النبیون وشفع المومنون ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج منہا قوما لم یعملوا خیرا قط وفی روایۃ بغیر عمل عملوہ ولا خیر

کر کے فرمایا ہے کہ ملایکہ و انبیاء و مومن شفاعت کر چکے اب ارحم الراحمین باقی رہا پھر آگ سے خدا ایسے لوگون کی مٹھی نکالیگا جنہون نے کوئی نیک عمل نکیا ہوگا۔

ہشتم حدیث انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت نے فرمایا تین چیزین ایمان کی جڑین ہین جو لا الہ الا اللہ کہے اس سے رک جانا۔ نہ اسکو گناہ (یعنی سوائے کفر و شرک) کیسبب کافر کہو اور نہ کسی عمل سے (بجز کفر و شرک) اسلام سے نکالو۔ باقی دو چیزون کا ذکر بضمن حاشیہ صفحہ ۲۶ نمبر سابق مین گذرا۔

عن انس قال رسول اللہ ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ (ابو داؤد)

اس مضمون کی حدیثین اور بہت ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ کبایر مندرجہ احادیث سابقہ الذکر سے (جنپر شارع نے کفر کا اطلاق کیا ہے اور انکی سزا مین بہشت کو حرام فرمایا ہے) کفر شرعی اصطلاحی مراد نہین۔ اور نہ اسکی سزا سے یہہ مراد ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

یہہ جو کچھہ ہمنے کہاہے اور اسکے مطابق احادیث کا مطلب بیان کیاہے اکثر
سلف اور تمام اہلحدیث و جمہور فقہا و متکلمین اہلسنت کا قول ہے
جنکے مذہب و اعتقاد مین اصل ایمان (جسپر دخول جنت و عدم خلود نار کا مدار ہے)
تصدیق یا تصدیق معہ اقرار توحید و رسالت کا نام ہے۔ اور اعمال حسنہ کا کرنا اور اعمال
بد سے بچنا اصل ایمان کی شرط یا جزء نہین صرف اسکے کمال کا جزو ہے۔ † انکے نزدیک جو

---

† فلا يجعل تارك العمل خارجا عن الايمان بل يقطع بدخول الجنة وعدم خلوده في النار وهو مذهب اكثر السلف وجميع ائمة الحديث وكثير من المتكلمين والمحكي عن مالك والشافعي والاوزاعي وعليه اشكال ظاهر وهو انه كيف لا ينتفي الشيء اعني الايمان مع انتفاء ركنه اعني الاعمال وكيف يدخل الجنة من لم يتصف بما جعل اسما للايمان وجوابه ان الايمان يطلق على ما هو الاصل والاساس في دخول الجنة وهو التصديق وحده او مع الاقرار وعلى ما هو الكامل المنجي بلا خلاف وهو التصديق مع الاقرار والعمل على ما اشير اليه بقوله تعالى انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم الى قوله اولئك هم المؤمنون حقا۔ (شرح مقاصد)

باب قول النبي صلعم بني الاسلام على خمس وهو قول وفعل ولابي ذر عن الكشميهني وعمل بدل فعل وهو اعم من عمل القلب والجوارح لتدخل العبادات والاعتقادات وهو موافق لقول السلف اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالاركان وارادوا بذلك ان الاعمال شرط كماله۔ الى ان نقل عن بعض المعتزلة ان الايمان العمل والنطق والاعتقاد ثم قال والفارق بينه وبين قول السلف انهم جعلوا الاعمال شرطا في الكمال والمعتزلة جعلوها شرطا في الصحة۔ (قسطلانی)

ولا نكفر مسلما بذنب من الذنوب وان كانت كبيرة اي كما يكفر الخوارج مرتكب الكبيرة اذا لم يستحلها ولا نزيل عنه اسم الايمان ونسميه اي مرتكب الكبيرة مؤمنا حقيقة اي لا مجازا لان الايمان هو التصديق بالجنان والاقرار باللسان واما العمل بالاركان فهو من كمال الايمان وجمال الاحسان عند اهل السنة والجماعة وشرط وشطر عند الخوارج والمعتزلة (شرح فقه اكبر امام الائمة ابو حنيفه عليه الرحمة)